از عدالتِ عظمیٰ

پرتھی@ سنسی وغیرہ

بنام

جاتی رام اور دیگر وغیرہ

تاریخ فیصلہ:30 جولائی 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مخصوص ریلیف ایکٹ، 1963:

مخصوص کارکردگی کے لیے دعویٰ-عدالت کا متبادل چارہ جوئی (relief) دینے کا صوابدیدی اختیار-درخواست گزار نے مدعاعلیہ نمبر 1 کو کچھ زرعی آراضی اقرار نامہ کیا-مدعاعلیہ نمبر 1 نے مخصوص کارکردگی کے لیے دعویٰ دائر کیا- دعویٰ کا فیصلہ ٹرائل کورٹ نے دیا تھا-دریں اثنا جواب دہندگان نمبر 2 اور 3 قبضے میں آگئے -اپیلٹ عدالت نے ٹرائل کورٹ کے اس ڈگری نامے کو الٹ دیا جس میں کہا گیا تھا کہ چونکہ مدعاعلیہان قبضے میں آگئے ہیں، اس لیے مخصوص تعمیل کا ڈگری نامہ مناسب نہیں ہوگا اور اس کے بجائے وصولی اور معاوضے میں راحت مناسب علاج ہوگا۔دوسری اپیل میں عدالت عالیہ نے پہلی اپیلٹ عدالت کے فیصلے کو الٹ دیا- قرار پایا کہ، مدعا علیہان نمبر 2 اور 3 دعویٰ دائر ہونے اور اقرار نامہ ہونے کے بعد قبضے میں آگئے -عدالت عالیہ نے انہیں مخلص

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خریدار نہ قرار دیتے ہوئے اپیل کو صحیح طور پر منظور کر لیا اور مخصوص کارکردگی کے لیے ڈگری کی ہدایت کی۔ پہلی اپیلٹ عدالت کا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 13659، سال 1996 وغیرہ۔

آر ایس اے نمبر 425، سال 1995 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 15.5.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے مہابیر سنگھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

درخواست گزار، پیر تھی نے 6 مئی 1988 کو سانسی کی شرح سے 16 کنال 16 مرلہ زرعی آراضی 50,000 روپے فی کلّا کے حساب سے فروخت کرنے کا معاہدہ کیا تھا اور اسے 24,000 زر بیعانہ موصول ہوئی تھی۔ مدعا علیہ نے درخواست گزار کے خلاف اپریل 1993 میں مخصوص تعمیل کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ یہ ان کی درخواست تھی اور تمام عدالتوں نے اسے قبول کیا کہ وہ معاہدے کے اپنے حصے کو انجام دینے کے لیے ہمیشہ تیار اور تیار تھے اور 81,000 روپے کی بقایا رقم ادا کرنے کے لیے تیار اور تیار تھے۔ مدعا علیہ کے مقدمے کو قبول کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ نے دعویٰ فیصلہ سنایا۔ اپیل پر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے 15 نومبر 1994 کے اپنے فیصلے کے ذریعے اس ڈگری نامے کو الٹ دیا جس میں کہا گیا تھا کہ رمیش اور دیگران زمین کے قبضے میں آ گئے ہیں۔ زمین پر ان کا قبضہ تھا اور اپیلٹ کورٹ کے فیصلے کے بعد 5 دسمبر 1994 کو ان کے حق میں معاہدہ عمل میں آیا۔ وہاں، مخصوص تعمیل کے لیے ڈگری مناسب نہیں تھا اور اس کے بجائے وصولی اور معاوضے کے متبادل ریلیف کو مناسب علاج قرار دیا گیا۔ دوسری اپیل میں، عدالت عالیہ نے آر ایس اے نمبر 95/425 میں 15 مئی 1996 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے ڈگری نامے کو الٹ دیا اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو بحال کیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست گزار کے ماہر وکیل شری مہابیر سنگھ نے دلیل دی کہ مخصوص تعمیل کے لیے بنیاد پر غور کرنا عدالت کی صوابدید ہے اور مخصوص تعمیل کے لیے ڈگری دینے والی عدالتوں کو قانون کے ٹھوس اصولوں پر صوابدید کا استعمال کرنا چاہیے۔ عدالت کو مخصوص تعمیل کے لیے ڈگری دینے کے بجائے متبادل راحت دینی چاہیے۔ ان حقائق کے پیش نظر کہ درخواست گزار نے پہلے ہی تیسرے فریق کو قبضے میں شامل کر لیا تھا اور وہ قبضے میں رہے اور قبضہ کرنے میں مزید قانونی چارہ جوئی بھی شامل ہے، پہلی اپیلٹ عدالت نے مناسب طریقے سے مخصوص تعمیل دینے سے انکار کر دیا۔ عدالت عالیہ نے پہلی اپیلٹ کورٹ کے ڈگری نامے کو واپس لینے میں قانون کی غلطی کی۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ رمیش اور ششی کپور، مدعا علیہ نمبر 2 اور 3، دعویٰ دائر ہونے اور اقرار نامہ ہونے کے بعد قبضے میں آ گئے تھے۔ لہٰذا، عدالت عالیہ نے انہیں حقیقی خریدار نہ قرار دیتے ہوئے اپیل کو صحیح طور پر منظور کر لیا اور ڈیٹ شدہ 6.5.1988 اقرار نامہ کے مطابق مخصوص تعمیل کے لیے ڈگری کی ہدایت کی۔ اگر جواب دہندگان دلیل کو قبول کر لیا جاتا ہے، تو کوئی معاہدہ نافذ نہیں کیا جا سکتا اور فریق تیسرے فریق کو قبضے میں لا کر معاہدے سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ لہٰذا، اس سلسلے میں پہلی اپیلٹ عدالت کا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مدعا علیہ نمبر 2 اور 3 حقیقی خریدار نہیں ہیں اور دعویٰ دائر ہونے اور معاہدہ طے ہونے کے بعد تسلیم شدہ طور پر قبضے میں آ گئے ہیں، عدالت عالیہ نے ان دلیل کو درست طور پر مسترد کر دیا ہے۔ چونکہ وہ مخصوص تعمیل کے لیے دعویٰ اپنے قبضے میں لے چکے ہیں، اس وجہ سے دلیل اس میں رکاوٹ بنے گا، اس کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document